4651 - خصوصا ملازمین کے بارہ میں سوالات، اور امانت داری سے کام کرنا

سوال

1 - کیا میں میڈیکل الاؤنس کا مطالبہ کرنے کے لیے جعلی بل پیش کر سکتا ہوں، یہ علم میں رہے کہ کمپنی کو اس کا علم ہے، اور وہ اس کی اجازت دیتی ہے، کیونکہ یہ ایك عادی سی طلب ہے؟

2 - کیا ہمارے لیے بیماری کے بغیر ہی بیماری کی رخصت لینا جائز ہے؟ اگر ہم یہ رخصت نہ لیں تو ہم فائدہ سے محروم رہتے ہیں؟

3 - کیا نماز کے دوران ٹائی باندھنی جائز ہے، کیونکہ میں نے سنا ہے کہ ٹائی اتارے بغیر نماز ادا ہو جاتی ہے؟ اور پینٹ کے اندر شرٹ داخل کر کے نماز ادا کرنے کا حکم کیا ہے ؟

4 - کیا کمپنی میں ڈیوٹی پر حاضر ہونے کے وقت میں ہیر پھیر کرنا جائز ہے ؟

5 - بہت سے لوگوں کو داڑھی اچھی نہیں لگتی، اور خاص کر غیر مسلموں کو، لھذا اگر ملازمت کے انٹرویو سے قبل میں داڑھی نہ منڈاوں تو میرے لیے افضلیت نہیں ہو گی، کیا میں ان کافروں کی پرواہ کروں یا نہ کروں، کیونکہ مجھ پر اللہ تعالی کو راضی کرنا واجب ہے، نہ کہ ان کافروں کو راضی کرنا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

(1،2،3) ادویات وغیرہ کے بل، اور رخصت، اور ڈیوٹی ٹائم میں ہیر پھیر کرنا:

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

بلا شبہ اللہ تعالی تمہیں تاکید حکم دیتا ہے کہ امانت والوں کی امانتیں انہیں پہنچاؤ! اور جب لوگوں کا فیصلہ کرو تو عدل و انصاف سے فیصلہ کرو! جس چیز کی تمہیں اللہ تعالی نصیحت کر رہا ہے یقینا وہ بہتر ہے، بے شك اللہ تعالی سنتا ہے، دیکھتا ہے النساء (58).

اور ایك دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالی ہے:

اے ایمان والو تم اللہ تعالی اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے حقوق) میں جانتے ہوئے خیانت مت کرو اور اپنی قابل حفاظت چیزوں میں خیانت مت کرو الانفال (27).

ان آيات كريمہ ميں مختلف قسم كی امانتوں كی ادائیگی كا حكم ديا گيا ہے، كہ امانتيں ركھنے والوں كی امانتيں ان كے سپرد كردو، اور امانتوں كی صحيح طريقہ سے حفاظت كرنا اور ان كی ادائیگی ايمان كی عظيم خصلتوں ميں سے ہے.

صحيحين ميں ابو ہريرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے حديث مروی ہے كہ نبی كريم صلی اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" منافق كی تين نشانياں ہيں: جب بات كرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے، اور جب وعدہ كرتا ہے تو وعدہ خلافی كرتا ہے، اور جب امانت ركھی جائے تو اس ميں خيانت كرتا ہے"

صحيح بخاری حديث نمبر (32) صحيح مسلم حديث نمبر (89) اور مسلم شريف كی ايك روايت ميں ہے:

" اگرچہ وہ روزہ بھی ركھے، اور اپنے مسلمان ہونے كا گمان كرے"

صحيح مسلم حديث نمبر (90).

تو اس ميں دليل ہے كہ خيانت اہل نفاق كی علامت ہے، مسند احمد ميں انس رضی اللہ تعالی عنہ سے حديث مروی ہے كہ نبی كريم صلی اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" جس ميں امانت نہيں اس ميں ايمان ہی نہيں، اور جو بدعہدی كرے اس ميں دين ہی نہيں"

مسند احمد حديث نمبر (11935).

اور نبی كريم صلی اللہ عليہ وسلم اپنی دعاء ميں مندرجہ ذيل دعا بھی پڑھا كرتے تھے:

" اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ الْجُوعِ فَإِنَّهُ بِئْسَ الضَّجِيعُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ الْخِيَانَةِ فَإِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ"

اے اللہ ميں بھوك سے تيری پناہ ميں آتا ہوں، كيونكہ يہ بستر ميں برا ساتھی ہے، اور ميں خيانت سے تيری پناہ ميں آتا ہوں كيونكہ يہ باطنی خصلت بری ہے"

سنن نسائی حديث نمبر (5373) ابو داود حديث نمبر (1323) سنن ابن ماجۃ حديث نمبر (3345) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحيح سنن نسائی (3 / 1112) ميں اسے حسن صحيح كہا ہے.

ميمون بن مہران رحمہ اللہ تعالی كہتے ہيں:

تين اشياء ايسی ہيں جو ہر نيك اور فاجر كو بھی ادا كی جائيں گی: امانت، معاہدہ، اور صلہ رحمی"

اسی ليے ملازم كو چاہيے كہ وہ اپنے رب سے ڈرے اور اس كی نگرانی كا خيال ركھتے ہوئے اپنے كام كی امانت ميں

خیانت نہ کرے بلکہ اسے صحیح صحیح سچائی و صدق اور اخلاص اور پورے خیال اور کوشش کے ساتھ ادا کرے، تا کہ وہ اپنے کام سے بری الذمہ ہو سکے، اور اپنی کمائی بھی پاکیزہ اور حلال بنا کر اپنے رب کو راضی کر سکے.

ہمارے سائل بھائی آپ نے جو ہیر پھیر پر مبنی مسائل کا ذکر کیا ہے، یہ دھوکہ وفراڈ اور خیانت کی صورتیں ہیں جن کا کرنا کسی بھی صورت لائق نہیں.

مسند احمد میں ابو امامۃ رضی اللہ تعالی عنہ سے مرفوعا حدیث مروی ہے کہ:

" مومن خیانت اورکذب بیانی کے علاوہ ہر خصلت پر پیدا کیا جاتا ہے"

مسند احمد بن حنبل حدیث نمبر (21149).

لھذا آپ کا کمپنی میں ڈیوٹی ٹائم پر حاضر ہونے میں ہیر پھیر کرنا جائز نہیں، اور نہ ہی بغیر كسي بیماری کے بیماری کی رخصت لینا جائز ہے، یا ایسی اشیاء کا مطالبہ کرنا جس کے آپ مستحق نہیں اس کے ثبوت میں جعلی اور نقلی کاغذات پیش کیے جائیں... ، یہ سب کچھ شریعت مطہرہ میں حرام ہے، اور اہل نفاق کے ساتھ مشابہت ہے، اگرچہ آپ کا منیجر اور افسر یا ذمہ دار سستی اور کاہلی کا مظاہرہ کرے، حرام کام کے ارتکاب کے لیے یہ عذر مقبول نہیں ہے. واللہ تعالی اعلم.

(3):

ٹائی باندھنے کے بارہ حکم جاننے کے لیے سوال نمبر (1399) کے جواب کا مطالعہ کریں.

(4):

اور پینٹ پہن کر نماز ادا کرنے کے متعلق گزارش یہ ہے کہ: اگر پتلون کھلی ستر چھپانے والی ہو اور تنگ نہ ہو تو اس میں نماز ادا کرنا صحیح ہے، اور افضل یہ ہے کہ اس پر بھی قمیص ہو جو ناف اور گھٹنے تك لمبی ہو، اور اس سے بھی زیادہ اگر نصف پنڈلی یا ٹخنے تك ہو تو صحیح ہے؛ کیونکہ یہ ستر چھپانے میں کامل ہے.

(5):

اور رہا داڑھی کا مسئلہ تو اس میں اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ وسلم کی اطاعت اور ان کے حکم پر عمل کرتے ہوئے آپ کو داڑھی بڑھانا اور لمبی کرنا واجب اور ضروری ہے، اور آپ ان کافروں کی باتوں کو دیوار پر پٹخ دیں اور اس کی طرف دھیان نہ دیں.

کیونکہ جو کوئی بھی اللہ تعالی کے لیے کسی چیز کو ترك کرتا ہے، اللہ تعالی اسے اس کے عوض میں اس سے بھی بہتر اور اچھی چیز عطا کرتا ہے.

واللہ اعلم .